

حضرت علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ اور حاشیہ آثار السنن

مولوی محمد ذیشان صدیق

جامعۃ العلوم الاسلامیہ، بنوری ٹاؤن کراچی

امام العصر حضرت مولانا انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ کی ذات گرامی کسی تعارف کی محتاج نہیں، جو چودھویں صدی ہجری میں زہد و تقویٰ، علوم کی جامعیت، گہرائی و گیرائی، فنون قدیمہ و جدیدہ کی معرفت میں متقدمین اہل علم کی زندہ و تابندہ مثال تھے، جو لوگ حضرت امام العصر کی صحبت سے فیض یاب ہوئے اور انہیں علوم انوری کو حاصل کرنے کا موقع ملا ان میں سے کوئی حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ کا تعارف کیسے ہی بلند تو صلی کلمات سے کیوں نہ کرے دوسرے مستفیدین شاہ صاحب کے ہاں کما حقہ ثناء میں کمی کے عیب سے مبرا نہیں ہو سکتا، یہی وجہ ہے کہ حضرت والا کے بعض معاصرین و خوشہ چینوں کو یہ کہنا پڑا کہ ”لم تری العیون مثله ولا یروی مثله“ غرض یہ ہے کہ نہ تو حضرت کشمیری رحمہ اللہ کے محاسن کا احصاء راقم کی وسعت میں ہے اور نہ ہی اس مختصر مضمون میں اس کی گنجائش ہے۔ یہاں تو آثار السنن پر آپ کے تالیف کردہ حواشی مسکن ”الاتحاف لمذہب الاحناف“ سے متعلق کچھ عرض کرنا ہے۔

حضرت علامہ کشمیری رحمہ اللہ کے حواشی پر گفتگو سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ تصنیف و تالیف سے موصوف کے رشتے کے متعلق شامی محدث شیخ عبدالفتاح البوغدہ رحمہ اللہ کا جامع بیان پیش کر دیا جائے تاکہ حواشی کے بارے آئندہ ذکر کی جانے والی تفصیلات کو باسانی سمجھا جاسکے، شیخ رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

لم یعزم الشیخ رحمہ اللہ تعالیٰ ان یؤلف رسالۃ او کتاباً تالیفاً مقصوداً، وانما جل مؤلفاتہ سال اخذت عنہ او نصوص و تقييدات افردها بعنوان، ولوانه عکف علی التالیف لسانت بطحاء العالم بعلومہ و تحقیقاتہ، ولا نارت انوارہ اللامعة ارجاء دنیا العلم علی سعتہا و کثرة اهل الفضل المتقدمین فیہا، وانما الف بدافع الضرورة الدينية والخدمة الاسلامیة عدة رسائل۔

سنذكرها في عداد مؤلفاته. غير أنه كان من ريعان عمره عاكفا على جمع الأوابد وقيد الشوارد في برنامجه وتذكرته وكان بذل وسعه في حل المشكلات التي لم تنحل من أكابر المحققين قبله، وكان كلما سنع لخطره الشريف شيء من حل تلك المعضلات احال اليه برمز الصفحة ان كان مطبوعاً..... وقد اجتمعت عنده في تذكرته ذخائر ونفائس زاخرة لحل كثير من المعضلات العلمية وألف رسائل في بعض مهمات الحديث الشريف من المسائل الخلافية بين المذاهب، ملقطاً لها من ذخائر تذكرته بإصرار وإلحاح من تلامذته وأصحابه ومستفيديه، ذبا عن حريم المذهب الحنفي، ودفعاً لطعن الحساد والجاهلين. وهذه الرسائل المذهبية كانت درراً مبعثرة في تذكرته رتبها بعض ترتيب على شكل تأليف، ولهذا تراها مشحونة بالإحالة على الكتب من غير سرد لجميع عباراتها، ولو رتب رسائله تلك على عادة مؤلفي العصر الحاضر أو على عادة المولعين بالبسط والتفصيل لصارت كل رسالة منها أضعاف ما هي عليه. (مقدمة التقرح بما تواتر في نزول المسح، ص 27، 28، ناشر: جمعيت تحفظ مکتب نبوت، پاکستان)

ترجمہ: حضرت شیخ (کشمیری) رحمہ اللہ نے کسی کتاب یا رسالہ کی تالیف از خود قصداً نہیں کی، آپ کی تمام مؤلفات یا تو مالی ہیں جو آپ سے منقول ہیں یا وہ عبارتیں و تنبیہات ہیں جسے خود حضرت شاہ صاحب نے کسی عنوان کے تحت جمع فرمایا ہے، اگر تالیف کتب کی جانب خصوصی توجہ فرماتے تو ارض عالم ان کے علوم و تحقیقات سے بہہ پڑتی، اور آپ کے انوارات دنیائے علم کو باوجود اپنی وسعت اور متقدمین اہل فضل کی کثرت کے منور بنا دیتے، البتہ گئے چنے چند رسائل دینی و اسلامی ضرورت کے پیش نظر تصنیف فرمائے ہیں جن کا ہم آئندہ ان کی تصنیفات کے ذیل میں تذکرہ کریں گے۔

البتہ زمانہ شباب ہی سے حضرت رحمہ اللہ کا یہ معمول تھا کہ (دوران مطالعہ) جو بھی نادر و قیمتی بات سامنے آتی اسے اپنی خصوصی ڈائری میں درج فرما دیتے اور اس بات کی پوری کوشش رہتی کہ ان علمی مشکلات کا حل نکالا جائے جو کہ حضرت والا سے قبل اکابر محققین سے بھی حل نہ ہوئیں اور ان مشکلات کے حل کے سلسلہ میں جو توجیہ بھی ذہن میں آتی اسے قید تحریر میں لے آتے، اور اگر دوران مطالعہ کوئی اس قسم کی بات سامنے آجاتی تو اگر وہ کتاب مطبوعہ ہوتی تو صفحہ نمبر کے ساتھ اسے نقل فرما دیتے..... اس طرح حضرت رحمہ اللہ کی ڈائری میں بہت سی علمی مشکلات کو حل کرنے کے لئے نہایت قیمتی ذخیرہ جمع ہو گیا، اور حنفی مذہب کے دفاع اور حاسدین و جبلاء کے اعتراضات کے ازالے کیلئے بعض شاگردوں و مستفیدین کے شدید اصرار پر اپنی ذاتی ڈائری سے ان فوائد کو منتخب کر کے اہم اختلافی

فروعی مسائل کے بارے میں چند رسائل تالیف کئے، یہ قیمتی رسائل حضرت کی ڈائری میں بکھرے ہوئے موتیوں کی مانند تھے جسے آپ نے کچھ مرتب کر کے تالیف کی شکل دیدی، اسی وجہ سے آپ اس میں کتابوں کے حوالے بغیر پوری عبارت کے نقل کئے بکثرت پائیں گے اور اگر یہ رسائل عصر حاضر کے مؤلفین یا بسط و تفصیل کے دلدادوں کے مزاج کے موافق مرتب کئے جائیں تو ان میں سے ہر ایک موجودہ شکل سے کئی گنا بڑھ جائے۔

شیخ ابوندہ کا مذکورہ بالا بیان جہاں حضرت کشمیری رحمہ اللہ کے تصنیف و تالیف کے ساتھ وابستگی کی خوب عکاسی کرتا ہے وہیں حضرت رحمہ اللہ کے رسائل و حواشی نادرہ کی قیمت و عظمت کو بھی واضح کرتا ہے، حقیقت یہی ہے کہ حضرت والا کے جملہ رسائل و تعلیقات گنجینہ علوم و معارف ہیں جو اپنے اختصار و جامعیت کی بناء پر معلومات و تحقیقات کا ایک ایسا بحر بیکراں ہیں جس سے کما حقہ استفادہ وہی مرد میاں کر سکے گا جو کہ ہر موضوع بحث میں مولف کے ساتھ علم کی اتھاہ گہرائیوں میں غوطہ زنی کی صلاحیت رکھتا ہو اور ہر اشارہ، کنایہ و اجمال کو باسانی سمجھ سکے جو مختصر و جامع کلام کا گویا ایک خاصہ لازمہ ہے۔

بہر حال موضوع سخن تو حضرت علامہ کے حواشی آثار السنن تھے جو اپنے گونا گوں امتیازات کی بناء پر آپ کے تمام حواشی و تعلیقات میں خاص مقام کا حامل ہے۔

حواشی آثار السنن ارباب علم و فن کی نگاہ میں:

1۔ محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ حواشی آثار السنن کے مقدمہ میں رقم طراز ہیں:

فلما طبع الكتاب اخذ الشيخ بطالعه، ويزيد عليه من ادلة وابحاث وفوائد وغرر نقول مايساوى بعضها رحلة، وبقيد هاعلى هامشه وطرره وبين اسطره بكل باب ما يلائمه، وكل ما مر عليه شيء له صلة بالموضوع في مطالعته قيده هناك اما بنقل عبارة او برمز صفحة مرقومة ان كان الكتاب مطبوعاً، او نقل لفظه ان كان مخطوطاً، فتارةً بعبارة وتارةً بإشارة، او بدلالة شيء من تايد وترديد قيده هناك، حتى أصبحت صفحة الكتاب كالوشى الدقيق، فجاءت فيها نفائس من افكاره، وابدائع من غرر نقول بكل باب، وكنت قد اشتغلت برهة بتخريج تلك الحوالات، واستخراج تلك العبارات بامرہ رحمہ اللہ، فكانت صفحة واحدة من الكتاب تخريجه يملأ عدة اوراق، وكان رحمہ اللہ يتمنى ان لو طبع تلك التخريجات لنفعت اهل العلم۔

(ترجمہ: ”جب کتاب (آثار السنن) کی طباعت مکمل ہوئی تو حضرت کشمیری رحمہ اللہ نے اس کا مطالعہ

شروع کیا اور اس پر مزید دلائل، ابحاث، نکات، فوائد اور بہت سی قیمتی معلومات کا اضافہ کیا جن میں سے بعض کو اگر

سفر کر کے حاصل کیا جاتا تو بے جا نہ ہوتا، اور (آپ کا اسلوب یہ رہا) کہ ہر باب کے مناسب جو بھی مفید باتیں ہوتیں اسے کتاب کے حاشیہ، اوپر (یا نیچے)، بین السطور میں لکھ لیتے اور دوران مطالعہ موضوع سے متعلق جو بات بھی سامنے آتی چاہے وہ تائید کی صورت میں ہو یا تردید کی صورت میں تو اگر وہ کتاب مطبوع ہوتی تو عبارت لکھ کر یا فقط حوالہ بقید صفحہ لکھ لیتے، اور اگر وہ کتاب چھپی ہوئی نہ ہوتی تو الفاظ لکھنے کا اہتمام فرماتے کبھی صراحتاً اور کبھی اشارۃً، یہاں تک کہ اب صفحہ کتاب (خوبصورت) باریک نقش کی مانند معلوم ہوتا ہے اس طرح ان حواشی میں ان کی نفیس و عمدہ آراء اور ہر باب کے مناسب عمدہ و نادر معلومات جمع ہو گئیں۔ کچھ عرصہ حضرت رحمہ اللہ کے حکم سے ان عبارتوں و حوالوں کی تخریج میں مصروف رہا (حوالوں کی کثرت کی بناء پر) ایک ایک صفحہ کی تخریج کئی کئی اوراق پر محیط ہوتی۔ آپ کی یہ خواہش تھی کہ اگر ان حوالوں کی تخریج کر کے اسے شائع کیا جائے تو اس سے اہل علم کو خاطر خواہ نفع ہوگا۔“

2۔ شامی محدث شیخ عبدالفتاح ابو غندہ رحمہ اللہ حضرت امام العصر رحمہ اللہ کی تالیفات کا تذکرہ کرتے

ہوئے لکھتے ہیں:

الاتحاف لمذہب الاحناف: وهو حواش وتعليقات نافعة مائة جامعة علقها الشيخ الكشميري على كتاب "آثار السنن" لعصيريه المحدث المحقق النيموي رحمهما الله تعالى، ولقد احسن "المجلس العلمي" صنعا بتصوير نسخة الشيخ من كتاب "آثار السنن" المطبوعة في مجلدين التي سلاها الشيخ بخطه الجميل حواشيا وبياضاتها التي بين السطور علمائميناً واحالات كثيرة غنية بالتحقيق، وقد سميت هذه التعليقات والحواشي عند ماصورت بعد وفاته "الاتحاف لمذہب الاحناف"،..... قلت تخريج حوالاتها وتبويبها وتنسيقها دين ثقیل في عنق اصحاب الشيخ وتلاميذته الافاضل، لا تبرأ ذمتهم الا بانجازها (مقدمة التخریج، ص: ۳۰، ۳۱)

ترجمہ: "الاتحاف لمذہب الاحناف: یہ نہایت مفید و جامع تعلیقات ہیں جو کہ حضرت کشمیری رحمہ اللہ نے اپنے ہم عصر محدث، محقق نیوی رحمہ اللہ کی کتاب آثار السنن پر تحریر کئے ہیں مجلس علمی نے حضرت شیخ کے آثار السنن کے دو جلدوں میں مطبوعہ نسخہ کا فوٹو کرا کے اچھا (اور مفید) کام کیا ہے جسے آپ نے بین السطور حواشی لکھ کر قابل قدر و محقق معلومات اور بہت سے حوالوں سے بھر دیا ہے اور حضرت کی وفات کے بعد ان حواشی و تعلیقات کا جب فوٹو لیا گیا تو "الاتحاف لمذہب الاحناف" نام رکھا گیا..... میں کہتا ہوں اس کے حوالوں کی تخریج اور اس کی تبویب و تنسیق کا کام حضرت شیخ رحمہ اللہ کے تلامذہ کی گردنوں میں ایک بھاری قرض ہے جس کی ادائیگی کے سوا وہ عہدہ برا نہیں ہو سکتے۔

حواشی آثار السنن میں حضرت کشمیری کا اسلوب:

سابقہ عنوان کے تحت حضرت بنوری رحمہ اللہ کے بیان سے ان حواشی کے طرز و اسلوب کی بھی کافی راہنمائی ملتی ہے، مزید وضاحت کیلئے عرض ہے:

1- حضرت امام کشمیری رحمہ اللہ نے اپنی تعلیقات میں علامہ نبوی رحمہ اللہ کے مذاق کو ملحوظ رکھا ہے اور انہیں معلومات کا اضافہ کیا ہے جو مؤلف نبوی رحمہ اللہ کے طرز و اسلوب کے موافق تھیں، چنانچہ استاذ محترم حضرت مولانا ڈاکٹر محمد عبدالحلیم صاحب چشتی دامت برکاتہم العالیہ اپنے واقع مقالے بعنوان "امام العصر علامہ محمد انور شاہ کشمیری" میں رقم طراز ہیں:

"یہاں یہ نکتہ بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ انور شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیقات اور اضافہ معلومات کا دائرہ محدث نبوی کے مذاق تک محدود رہا ہے، موصوف نے متون حدیث، اسناد رجال اور جرح و تعدیل سے متعلق وہی تحقیقات پیش کی ہیں جو محدث نبوی کے مذاق کے مطابق تھیں، فقہ حدیث کی بحثیں، حقائق، معارف، اسرار بلاغت اور توجیہات حدیث سے بہت ہی کم اعتناء کیا ہے، پھر بھی یہ اضافہ اصل سے دو گنا تکنا ہو گیا ہے۔"

2..... شیخ ابوغدہ رحمہ اللہ کے بیان میں یہ بات گزر چکی ہے کہ حضرت کشمیری رحمہ اللہ نے تصنیف و تالیف کو مستقل مشغلہ نہیں بنایا بلکہ دوران مطالعہ جو قیمتی بات سامنے آتی اسے اپنے پاس محفوظ کر لیا پھر شاگردوں کے اصرار پر ان میں سے کچھ محفوظات کو کسی خاص عنوان کے تحت جمع بھی فرمایا مگر ان میں بھی حضرت رحمہ اللہ کا طرز و اسلوب یہ رہتا کہ زیر بحث موضوع سے متعلق بکثرت حوالہ جات پیش کرتے اور محولہ مقامات کی عبارات کو پیش کرنے کا اہتمام کچھ زیادہ نہ ہوتا، اس کی وجہ چاہے اختصار کا ملحوظ رکھنا ہو یا اس کے علاوہ کوئی اور بات پیش نظر ہو بہر حال اس طرز عمل سے نتیجہ یہ ہوا کہ حضرت والا کی تالیفات سے دو قسم کے افراد ہی صحیح مستفید ہو سکیں گے (۱) وہ شخص جو حضرت امام العصر کی مانند جامع علوم و فنون ہو کہ اس کے ہاں بھی محولہ مقامات کی عبارات موصوف کی طرح متحضر ہوں اور ہر اشارہ، کنایہ و اجمال کو بخوبی سمجھ سکتا ہو یا شخص تو کما حقہ فائدہ اٹھائے گا۔ (۲) وہ شخص جو دوران مطالعہ محولہ مقامات کو خود ساتھ ساتھ دیکھتا رہے یہ اگرچہ کما حقہ مستفید تو نہ ہوگا، لیکن اکثر کلام کو سمجھنے میں آسانی پائے گا، یہی حال حواشی آثار السنن کا بھی ہے کہ ان سے بھی صحیح استفادہ کی یہی صورت ہے۔

3..... علامہ کشمیری رحمہ اللہ کے حواشی میں ایک خصوصی عنصر آپ کے تعقبات ہیں جو کہ مختلف ابواب میں الجا بجا ائمہ فن کی تحقیقات سے متعلق ہیں، جن میں فقط ابواب الوتر سے ابواب الجنازہ تک تعقبات کی تعداد ۱۹ ہے جن

میں اکثر حافظ الدین حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ کی تحقیقات پر ہیں۔

4..... ایک طرف تو علم و تحقیق کا یہ عالم ہے دوسری جانب علمی دیانت اس قدر ملحوظ ہے کہ اگر کسی راوی یا روایت یا کسی صاحب فن کی بات کا سراغ نہ ملے تو اس کا اظہار کرنے میں بھی کچھ عار مانع نہ ہوا، ان حواشی میں ابواب الوتر سے ابواب الجنائز تک ایسی جگہیں جہاں حضرت امام العصر نے کسی بات کے نہ ملنے کا تذکرہ کیا ۲۳ ہیں، جن میں سے اکثر کا تعلق انہیں سابقہ تین باتوں سے ہے۔

5..... حضرت علامہ کے یہ حواشی اگرچہ خفی مستدلّات کی جامع و مختصر کتاب آثار السنن سے متعلق ہیں، مگر حوالہ جات کے دیکھنے سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ حضرت رحمہ اللہ کے مراجع و ماخذ صرف علوم حدیث تک محدود نہیں بلکہ کتب صرف، نحو، لغت، فقہ ائمہ اربعہ، تفسیر، اصول تفسیر کے حوالے بھی بکثرت اکمیل موجود ہیں۔

6..... ہرن کی کتب میں سے اگر امہات کتب میسر ہوں تو ان کا حوالہ دیتے ہیں اگر کسی وجہ سے امہات تک رسائی نہ ہوئی تو ثانوی کتب کا حوالہ بھی ذکر کر دیتے ہیں اور کہیں کسی ضرورت کے تحت امہات کتب کے ہوتے ہوئے بھی ثانوی کتب کا حوالہ پیش کر دیتے ہیں۔

7..... کتاب کا موضوع چونکہ علوم حدیث سے متعلق ہے اسلئے اس موضوع سے متعلقہ حوالہ جات کے بارے قدرے تفصیل عرض کرنا مناسب نہ ہوگا۔

۱..... کتب حدیث میں صحاح ستہ کے علاوہ مؤطا مالک و محمد، سنن داری، معجم صغیر طبرانی، مسند بزار، کتاب الآثار، مسند احمد، سنن دارقطنی، الادب المفرد، شرح معانی الآثار، مصنف ابن ابی شیبہ، مراسل ابی داؤود، مسند ابی داؤود طیلسی، سنن کبریٰ للبیہقی، مستدرک حاکم، مجمع الزوائد، کنز العمال، منتخب کنز العمال اور دیگر بہت سی کتب حدیث کے حوالے بکثرت پائے جاتے ہیں۔

فائدہ: مذکورہ بالا کتب کے نام ہی محدث کشمیری رحمہ اللہ کے متون حدیث سے گہری وابستگی کے شاہد عدل ہیں۔

۲..... کتب تخریج میں سے عموماً نصب الراية اور التلخیص الجبر کا حوالہ نقل کرتے ہیں اور کہیں الدرایہ فی تخریج احادیث الہدایہ بھی پیش نظر رہتی ہے۔

۳..... شروحات حدیث میں سے اکثر فتح المبارک، عمدۃ القاری، عارضۃ الاحوذی، الممشقی شرح المؤطا للباہجی، شرح الزرقانی علی المؤطا، نیل الاوطار، اور کہیں ارشاد الساری، مرتقاۃ الصعود و السیوطی، اکمال المعلم شرح مسلم، مرتقاۃ المفاتیح شرح مشکاة المصابیح، لمعات التفتیح کا بھی ذکر ملتا ہے۔

۴..... غریب الحدیث میں زیادہ تر اعتماد ابن الاثیر رحمہ اللہ کی التہایہ پر ہی رہتا ہے اس کے علاوہ اس

باب میں کتب لغات جن میں بسا اوقات تاج العروس شرح القاموس، اور کبھی المعز ہر وغیرہ کا بھی تذکرہ ملتا ہے۔
 ۵..... کتب رجال میں حضرت رحمہ اللہ کے حوالہ جات پر گفتگو سے قبل مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان پاک و ہند کے رجال کا اس علم سے اعتناء کس قدر رہا ہے اس کے متعلق کچھ عرض کرنا فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔

ہندو پاک میں خصوصاً قرون متاخرہ میں علوم حدیث کے بڑے رجال کار پیدا ہوئے، جنہوں نے اہمات کتب حدیث کی اعلیٰ پیمانے پر خدمات انجام دیں، جن میں خاص طور پر شروحات حدیث و حواشی تو ایسے لکھ ڈالے کہ حدیث کی توجیہ و تاویل میں متاخرین تو کجا متقدمین میں بھی خال خال ہی اس کی مثال نظر آتی ہے۔ لیکن دوسری طرف علم رجال سے اس کرہ کی بے اعتنائی بھی کچھ پوشیدہ نہیں معدودے چند افراد کے علاوہ اس موضوع سے بحث کرنے والا کوئی نظر نہیں آتا، انہیں خاصان خدا میں حضرت شاہ صاحب کی ذات گرامی بھی ہے، جنہیں علوم حدیث کی دیگر شاخوں کی طرح اس علم میں بھی کامل دستگاہ حاصل تھی۔

حواشی آثار السنن میں علم رجال سے متعلق حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ کے درج کردہ حوالوں کی دو قسمیں کی جاسکتی ہیں۔

۱..... پہلی قسم میں وہ حوالہ جات شامل ہیں جن میں موصوف علم رجال کی کسی کتاب کا حوالہ ذکر فرمائیں، ان میں عام طور پر تاریخ الصغیر للبخاری، الثقات لابن حبان، تذکرۃ الحفاظ، میزان الاعتدال، لسان المیزان، تعجیل المنفع، تہذیب التہذیب سے اعتناء رہتا ہے اور تیس طبقات ابن سعد، طبقات الشافعیہ، تقریب التہذیب وغیرہ سے بھی حوالہ رقم فرمادیتے ہیں۔

۲..... دوسری قسم میں وہ حوالہ جات شامل ہیں جو رجال کی کسی کتاب کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ اگر ان کو استنباط و استخراج سے تعبیر کیا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔

اس کی مزید وضاحت کیلئے یوں سمجھئے کہ کسی معین راوی کی توثیق کیلئے کبھی تو یوں فرماتے ہیں کہ اس راوی سے صحیح البخاری یا صحیح مسلم میں فلاں فلاں روایت فلاں فلاں صفحہ پر درج ہے جس سے مقصود یہ ہوتا ہے کہ چونکہ صحیحین کی صحت بالاتفاق تسلیم کی جاتی ہے اس لئے کسی راوی کا ان میں ہونا گویا اعلیٰ درجہ کی توثیق و تعدیل ہے۔ اور کبھی یہ انداز ہوتا ہے کہ مثلاً امام ترمذی کا حوالہ پیش کرتے ہیں کہ انہوں نے اس راوی کی روایت کی تصحیح یا تحسین فرمائی ہے۔ اور گاہے شروحات حدیث میں مذکور کسی امام فن کی اس راوی سے منقول روایت کی تصحیح یا تحسین کا حوالہ درج فرماتے ہیں۔

8..... اصول حدیث میں فتح المغیث بشرح الفیہ الحدیث اور تدریب الراوی کا اہتمام زیادہ رہتا ہے۔

9..... اجزاء حدیثیہ میں جزء رفع الیدین، جزء القراءة خلف الامام للبخاری، القول البدیع للسخاوی،

رسالة الابدل فی الدعاء کے حوالے لفظ بلطف نقل فرماتے ہیں۔

10..... حواشی میں حاشیہ دارقطنی مؤلفہ مولانا شمس الحق عظیم آبادی، التعلیق المجد، حاشیہ حصن حصین مؤلفہ

علامہ لکھنوی، کے حوالے جا بجا ذکر فرماتے ہیں۔

11..... راویان حدیث کی کیتوں سے متعلقہ کتب میں المکنی والاسماء للدولابی کا اکثر تذکرہ ملتا

ہے۔

12..... تراجم صحابہ میں اسد الغابہ اور الاصابہ سے زیادہ اعتناء رہتا ہے۔

سطور بالا میں اپنے تئیں ان حواشی کی قدر و قیمت کو واضح کرنے کی کوشش کی ہے، یہ سطور اگرچہ ان کی اہمیت واضح کرنے کیلئے کافی نہیں ہیں، ان حواشی کیلئے یہی کافی ہے کہ ان کی نسبت جس امام ہمام کی ذات گرامی سے ہے وہ اپنے کلام و تحقیقات کی قدر و منزلت کو جہان علم و تحقیق میں منوا چکے ہیں، اس کیلئے ہم ایسے طالب علموں کی مو شکافیوں کی چنداں ضرورت نہیں۔

بہر حال ان حواشی کی قیمت و عظمت اپنی جگہ مگر اس کے باوجود آج تک یہ گنجینہ علوم و تحقیقات زاویہ فحول میں ہیں، مادر علمی جامعہ العلوم الاسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن کی مجلس تعلیمی نے حضرت امام العصر کے اس علمی قرض سے سبکدوش ہونے کا فیصلہ کیا ہے دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس عظیم علمی و دینی تحقیقی خدمت کے ارادے میں جامعہ کی مدد فرمائے جس سے ایک طرف تو علم حدیث کی گراں قدر خدمت ہوگی اور دوسری طرف حنفی مذہب کے برگ و بار کی نئی تحقیقات کے ساتھ آبیاری ہوگی۔

☆☆☆